Regd No L 5254

297

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

خطبہ نمبر

ٹیلیفون نمبر :- ۲۹۷۹۰

روزنامہ الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/

یوم : بدھ — ۱۲ رشوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۲/۸ | ۲۳ راحسان ۱۳۳۳ ہش — ۲۳ رجون ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۴۳

تونس کے باشندے پاکستان کی خدمات کو کبھی بھلا نہیں سکیں گے

کراچی ۲۲ رجون۔ تونس کے نو دستور پارٹی کے سکرٹری جنرل صلاح بن یوسف نے جو آج کل پاکستان آئے ہوئے ہیں کہا ہے۔ کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے اندر اور باہر تیونسی قوم پرستوں کے مقاصد کی جس شاندار طریقے سے حمایت کی ہے۔ تونس کے باشندے اسے کبھی نہ بھولیں گے۔ پاکستان نے دسمبر ۱۹۵۱ء میں جنرل اسمبلی میں، اور جنوری ۱۹۵۲ء میں سلامتی کونسل میں یہ سوال اٹھایا۔ بعد میں کولمبو کانفرنس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے افریقی عوام کے مقاصد کی حمایت کی۔ آپ نے کہا۔ شمالی افریقہ کے ڈھائی کروڑ باشندے حصول آزادی کی مہم میں پاکستان کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔ تونس میں آزادی کی تحریک کے متعلق مسٹر صلاح بن یوسف نے کہا۔ کہ تونس کے لوگ منظم ہو کر باضابطہ تحریک چلا رہے ہیں وہاں کے عوام فرانس کی پیش کردہ اصلاحات کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ وہ مکمل خود مختاری چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

پیرس ۲۲ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس کے وزیر اعظم چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے سوئٹزرلینڈ کے کسی مقام پر ملنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مشرقی بنگال کی غذائی صورت حال انتہائی تسلی بخش ہے

حکومت نے دو لاکھ ٹن چاول کا ذخیرہ کر لیا ہے

صوبہ کے شہری رسد کے کمشنر کا بیان

ڈھاکہ ۲۲ رجون۔ مشرقی بنگال کے شہری رسد کے کمشنر مسٹر ایس۔ ایم باقر نے ڈھاکہ میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے۔ کہ صوبہ کی غذائی صورت حال انتہائی تسلی بخش ہے۔ اس سال چاول بہت سستا ہو گیا ہے۔ تقسیم کے بعد سے آج تک چاول اتنا سستا کبھی نہیں ہوا تھا۔ آجکل چاول کا خوردہ بھاؤ گیارہ روپے تین آنے من ہے۔ جبکہ پچھلے سال تئیس روپے من تھا۔ اناج کی پچھلی فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہے۔ سرکاری فراہمی کی رفتار بھی تسلی بخش ہے۔ حکومت کے ذخیرہ میں دو لاکھ ٹن چاول اکٹھا ہو گیا ہے۔ اس لئے حکومت نے مغربی پاکستان سے چاول درآمد کئے بغیر کام چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ عام ضروری اشیاء کے بارہ میں مسٹر باقر نے بتایا۔ کہ اس سال نمک درآمد کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ شکر کی صوبہ میں کوئی قلت نہیں ہے۔ کپڑے اور سوت کی قلت بہت جلد دور ہو جائے گی۔ صوبہ میں سیمنٹ بنانے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

گواٹے مالا میں غیر کمیونسٹ فوجوں کی پسپائی

گواٹے مالا ۲۲ رجون۔ گواٹے مالا کی ہائی کمان نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ مخالف کمیونسٹ فوجوں نے گواٹے مالا کے علاقوں پر جو حملہ کیا تھا۔ اسے پسپا کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اور ان فوجوں کو بحیرہ کیریبین کے ساحل تک دھکیل دیا گیا ہے۔ دریں اثناء گواٹے مالا کے دارالحکومت میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان کا ہندوستان سے شدید احتجاج

کراچی ۲۲ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت ہندوستان سے اس امر پر سخت احتجاج کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے آدمیوں نے پاکستان کے علاقہ میں ناجائز طور پر داخل ہو کر ضلع لاہور کے کئی سرحدی دیہات پر اندھا دھند گولیاں چلائیں۔

ڈلندیزی انڈونیشی یونین توڑ دینے کے مطالبہ پر زور دینے کے لئے

ایک سرکاری وفد ہیگ روانہ ہو گیا

جکارتا ۲۲ رجون۔ انڈونیشیا نے اس مطالبے پر پھر زور دیا ہے۔ کہ جلد ڈلندیزی انڈونیشی یونین توڑ دی جائے۔ اس مطالبے پر مزید زور دینے کے لئے انڈونیشیا کا ایک سرکاری وفد جس میں وزیر خارجہ مسٹر سونارجو اور وزیر تعلیم بھی شامل ہیں۔ جکارتا سے ہیگ روانہ ہو گیا ہے۔ یاد ہو گا۔ کہ اس مطالبے کے استرداد کے بعد کہ ڈلندیزی نیو گنی کو انڈونیشیا میں شامل کر دیا جائے۔ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ اور تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے ہی انڈونیشیا میں ڈلندیزی انڈونیشی یونین توڑ دینے کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔

ویٹ منہ کے اڈہ پر زبردست حملہ

ہنوئی ۲۲ رجون۔ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں نے دریائے سرخ کے دائیں کنارے ویٹ منہ کے ایک اڈے پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ یہ اڈہ ہنوئی سے پندرہ میل دور شمال مغرب میں واقع ہے۔ دریں اثناء سائیگاؤں سے فرانسیسی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ تقریباً چار سو ویٹ منہ قیدی جنگی قیدیوں کے کیمپ سے نکل بھاگے۔ ان کے علاوہ سو قیدی بھاگتے ہوئے ہلاک کر دئیے گئے۔ یا پکڑ لئے گئے۔

ایک مصری کو پندرہ سال قید

قاہرہ ۲۲ رجون۔ مصر کے انقلابی ٹریبونل نے مسٹر احمد علی حسن المصری کو پندرہ سال قید کی سزا دی ہے۔ ان پر یوم مئی کے موقعہ پر موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا الزام لگایا گیا تھا۔

فرانس اور ویٹ منہ میں سمجھوتا

جنیوا ۲۲ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنیوا میں فرانس اور ویٹ منہ کے وفود میں ویٹ نام میں جنگ بند کرنے کے سلسلہ میں ایک ابتدائی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

کراچی ۲۲ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے سال کے پہلے چار ماہ کے مقابلہ میں اس سال کے پہلے چار ماہ میں برطانیہ کے ساتھ پاکستان کی تجارت میں ایک تہائی کی زیادتی ہوئی تھی۔ اس سال کے پہلے چار ماہ میں دو کروڑ نوے لاکھ پونڈ کی تجارت ہوئی۔ جبکہ پچھلے سال کے پہلے چار ماہ میں دو کروڑ بیس لاکھ پونڈ کی تجارت ہوئی۔

حکومت پنجاب کا فیاضانہ اقدام

لاہور ۲۲ رجون۔ حکومت پنجاب نے نقل کے علاقہ میں پانچ ہزار ایکڑ زمین ان لوگوں کو الاٹ کرنے کے لئے مخصوص کی ہے۔ جنہوں نے مذہب آرٹ اور ادب کے میدان میں ملک کی خدمات سرانجام دی ہوں۔ پچاس پچاس ایکڑ کے قطعات برائے نام قیمت پر ان لوگوں کو الاٹ کئے جائیں گے۔ متعلقہ درخواستوں کے تصفیہ کے لئے عنقریب ایک خاص کمیٹی قائم کی جائے گی۔

پانچ سو ترک امریکہ کا دورہ کریں گے

انقرہ ۲۲ رجون۔ پانچ سو ترکوں کی ایک جماعت عنقریب امریکہ کے شمالی حصہ کا دورہ کرے گی۔ اس جماعت میں پارلیمنٹ کے ممبر سرکاری ملازم اور تاجر شامل ہوں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۳ ماہ احسان ۱۳۳۳ ہش

گوئٹے مالا

گوئٹے مالا وسط امریکہ کی ایک آزاد ریاست ہے۔ جہاں یورپین آبادی سے قدیم امریکیوں اور مخلوط النسل لوگوں کی زیادہ آبادی ہے۔ اس کا رقبہ ۴۵ ہزار مربع میل اور آبادی ۳۴ لاکھ نفوس کے لگ بھگ ہے۔ پہلے یہاں قلیل التعداد یورپینوں کی حکومت تھی۔ مگر ۱۹۴۵ء سے یہاں جمہوریہ قائم ہوئی۔ جو اب اشتراکی اصولوں پر چلائی جا رہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ گوئٹے مالا کے جو باشندے اشتراکی حکومت کے خلاف ہیں۔ انہوں نے آزاد حکومت قائم کر کے اس پر حملہ کر دیا ہے گوئٹے مالا کی حکومت نے انجمن اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جو درخواست کی ہے۔ اس میں یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس کی دو ہمسایہ ریاستوں نے اس کے خلاف جارحانہ کارروائی کی ہے۔ اور سلامتی کونسل نے متارکہ جنگ کا حکم کر دیا ہے۔

امریکہ کا کہنا ہے کہ گوئٹے مالا نے پچھلے دنوں سوویٹ روس سے اسلحہ درآمد کیے۔ اور روسی حلقوں نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ہنڈورس اور نکاراگوا گوئٹے مالا سے دو ملحقہ ریاستوں کو فوجی سامان دیا۔ الغرض امریکہ اور روس دونوں کا اس خانہ جنگی سے تعلق ہے۔ یہاں بھی اشتراکیت اور جمہوریت کا ہی جھگڑا ہے۔ اسی طرح جس طرح کوریا جرمنی اور ہند چینی میں جھگڑا ہے۔

اگر گوئٹے مالا میں واقعی اشتراکی قسم کی حکومت تھی تو ظاہر ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور بہت ممکن ہے جیسا کہ روس کا خیال ہے۔ موجودہ حملہ کی پشت پر امریکہ کی پالیسی کام کر رہی ہو۔ اگر یہ درست ہے تو روس خود بھی کوریا وغیرہ میں اس قسم کے جرم کا مرتکب ہو رہا ہے۔

ہنگامہ آرائی کی روک تھام

ہم نے الفضل کی قریب کی ایک گزشتہ اشاعت میں مسٹر نور احمد کے پاک پارلیمان میں سوال کے متعلق کہ فسادات پنجاب کی تحقیقات حکومت نے کیوں جاری نہیں کیا لکھا تھا کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں ایسے اشارے دیئے ہیں جن کے خطوط پر چل کر حکومت اسلام کے فکر جدید کی تعمیر میں مدد دے سکتی ہے۔ اس سے ہمارا مطلب صرف یہی نہیں تھا۔ کہ وہ خود ادارے قائم کر کے یا ایسے اداروں کی مدد کر کے اس کام کو سرانجام دے سکتی ہے۔ جیسا کہ امیر اعظم خاں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب اس سے وسیع تر تھا۔ ہمارا مطلب یہ تھا کہ وہ بعض ایسے اقدامات بھی کر سکتی ہے جس سے مستقبل میں ملک میں مذہبی بنا پر ہنگامہ آرائی روکی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں ہم رپورٹ مذکور سے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کرتے ہیں۔ رپورٹ میں فاضل ججوں نے فرمایا ہے۔

"اگر اس تحقیقات کے دوران میں
کوئی چیز سطح پر ہوئی تو وہ یہ ہے کہ
اگر آپ عوام کو یقین دلا دیں کہ انہیں
جو کچھ کرنے کو کہا گیا ہے وہ مذہبی طور
پر درست ہے یا اس کا مذہب سے
تعلق ہے۔ تو ان سے نظم و نسق، رواداری،
شرافت اخلاق یا شہری ذمہ داریوں کے
علی الرغم جو چاہیں کروا سکتے ہیں۔"

جب ہمارے عوام کی ذہنیت ایسی ہے۔ اور جب ہمارے وطن میں ایسے عاقبت نااندیش قسم کے لوگ موجود ہیں جو ہر قیمت پر اپنے ذاتی مفادات کے لئے سب کچھ کر گزرنے میں عار نہیں سمجھتے۔ تو یہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ ایک طرف تو وہ عوام کی ذہنیت کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں ہو۔ اور دوسری طرف ایسے لیڈروں کے پروپیگنڈہ اور سرگرمیوں پر بھی پابندیاں عائد کرے۔ جو عوام کے مذہبی جذبات بھڑکا کر کام نکالنے میں پس و پیش نہیں کرتے۔

حقیقت یہ ہے جس پر کمیشن بھی شہادتوں پر غور کرنے کے بعد پہنچی ہے۔ کہ عوام کے مذہبی جذبات کو بھڑکانا بہت آسان ہوتا ہے اور چونکہ عوام بغیر کسی قسم کا غور کرنے کے جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی طرح ان کو بھڑکا دیا جائے تو پھر ان سے چالاک لوگ جو چاہیں کروا سکتے ہیں۔ اس لئے جو حکومت ایسے بھک سے اڑ جانے والے مادہ کی پوری احتیاط کے ساتھ نگرانی نہیں کرتی اس کو ہر وقت ایسے لوگوں کی پیدا کردہ مشکلات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ورنہ جب تک عوام کی تربیت نہ ہو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی روک تھام کے لئے پورا انتظام کرے۔ جو اپنے ذاتی مفادات کے لئے ملک کی تباہی تک کی پروا نہیں کرتے۔ اور جب ملک میں فسادات کا جہنم زار بھڑک اٹھتا ہے۔ تو پھر خود بھی اسکو فرد کرنے کے ناقابل ہی نہیں ہو جاتے بلکہ عوام میں اپنی شہرت کے خراب ہونے کے خوف سے ملک کا جلنا تک گوارا کر لیتے ہیں

جو کچھ ہم نے اوپر لکھا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے رپورٹ میں کافی شہادت موجود ہے۔ اور کمیشن کے فاضل جج اس شہادت کے پیش نظر ہی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ حکومت اس بارے میں کیا مؤثر اقدامات کر سکتی ہے۔ کہ پھر ایسی صورت حال سے اسے دو چار نہ ہونا پڑے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پاکستان کا نام دستور میں جمہوریہ اسلامیہ پاکستان رکھا گیا ہے۔ اور مسلم لیگی حکومت نے جو دستور بنایا ہے۔ اس کو مذہبی جماعتوں نے بھی کم از کم ۷۵ فیصدی اسلامی تسلیم کیا ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اب مسلم لیگ سے الگ کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو اسلام کے نام پر عوام کو مخاطب کرے۔ اور انتخابات میں کسی پارٹی کو اجازت نہیں چاہیئے کہ وہ مذہب کے نام پر عوام کے جذبات کو برانگیختہ کر کے ووٹ حاصل کرے۔ اگر کوئی امیدوار ایسی نعرہ بازی یا پروپیگنڈا کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس کی غرض عوام کے مذہبی عقائد سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہو تو اس کے ایسے فعل کو غیر قانونی قرار دیا جانا چاہیئے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک میں سرے سے مذہبی جماعتیں ہی نہیں ہونی چاہئیں ضرور ہونی چاہئیں۔ مگر کسی جماعت کو یا کسی فرد کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے مذہب کے نام پر سستی نعرہ بازی سے عوام کے جذبات سے کھیلے۔

مسجد کی حرمت

یہ خبر واقعی افسوسناک ہے کہ لاہور میں مسجد شاہ محمد غوث کے قریب میں ایک تھیٹر برپا کیا گیا ہے۔ اول تو پاکستان میں تھیٹر قسم کے لہو و لعب پر کافی پابندیاں ہونی چاہئیں۔ اور اگر فی الحال ایسا نہ ہو سکے۔ تو کم از کم ایسے مقامات برسرعام تو نہیں ہونے چاہئیں۔ چہ جائیکہ عین مسجدوں کے پاس بنائے جائیں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں۔ اور جن کے نزدیک کسی قسم کا شور و شر بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ جس جگہ تھیٹر بنایا گیا ہے۔ وہ اراضی لاہور کارپوریشن کی ملکیت ہے اور تھیٹر والوں نے کارپوریشن سے کرائے پر لی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو یہ اور بھی قابل اعتراض ہے۔ کہ ایک پبلک ادارہ جس کو اسلام کے اصولوں کا پاس افراد سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ ایسی جگہ کو جو مسجد کے قریب میں واقع ہے۔ تھیٹر جیسے کام کے لئے کرائے پر دے جس سے نہ صرف نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ جو محلہ والوں کے لئے بھی قابل اعتراض ٹھہرتا ہے۔

ہم توقع کرتے ہیں کہ کارپوریشن جلد سے جلد اس خرابات کو مسجد کے پاس سے اٹھا لینے کا انتظام کرے گی اور

ہے ابنِ مسیحائے زماں محرمِ اسلام

عالم کو بنانا ہے ہمیں عالمِ اسلام
لہرائیں گے ہر دیس میں ہم پرچمِ اسلام

مُردوں کو عطا کرتے ہیں ہم زندگیٔ نو
ہر سانس میں لپٹا ہے ہمارے دمِ اسلام

الحاد نے فتنوں کی لگائی ہے اگر آگ
ہم چھڑکیں گے اس آگ پہ پھر شبنمِ اسلام

ہو جاتا ہماری طرح دیوانہ تو اے دوست
ہوتا جو ترے دل میں ذرا سا غمِ اسلام

سلطانیٔ حق کا نہیں سمجھا تو ابھی لا نمر
بوذرؓ کے اسلام ہے سلمانؓ ہے جمِ اسلام

جو سنتا ہے تقریر پکار اٹھتا ہے تنویرؔ
ہے ابنِ مسیحائے زماں محرمِ اسلام

خطبہ جمعہ

298

ہم نے خدا تعالیٰ کے احسانات اور اس کے فضلوں کا بارہا مشاہدہ کیا ہوا ہے

اس لئے

مشکلات کے وقت تمہیں بہر حال خدا تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو کر اسی سے مدد مانگنی چاہیئے

ہر مومن کو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اُسے ضرور بچائے گا۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ جون ۱۹۵۵ء ——— بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب کبھی انسان

کسی مصیبت میں مبتلا

ہوتا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ اس کا کوئی ساتھی ہو یا نہ ہو۔ وہ بلند آواز سے شکایت شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی کو پیٹا جائے۔ تو خواہ اس کے پاس اس کا باپ نہ ہو۔ ماں نہ ہو بھائی نہ ہو۔ دوست نہ ہو۔ وہ بازار میں کھڑے ہو کر یہ کہنا شروع کر دے گا۔ کہ ہائے مجھے مار دیا۔ ہائے مجھے مار دیا اور یہ چیز فطرت انسانی میں پائی جاتی ہے۔ افریقہ میں بھی۔ ایشیا میں بھی۔ یورپ میں بھی۔ امریکہ اور دوسرے علاقوں میں بھی سب جگہ یہ چیز پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات اتنی واضح ہے قرآن کریم میں بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کسی دوسرے کی بُرائی علی الاعلان بیان نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں مظلوم اگر کسی کے ظلم کو بیان کرے۔ تو معذور ہے۔ غرض

مظلوم کی یہ عادت ہوتی ہے

کہ وہ ظلم کو بیان کرتا ہے۔ وہ شور کرتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ شور بے معنے ہوتا ہے۔ انسان بعض دفعہ جنگل میں جا رہا ہوتا ہے۔ اور روتا جا رہا ہوتا ہے۔ پاس سے گزرنے والا شخص اسے دیکھتا ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ یہاں کوئی اور آدمی تو موجود نہیں۔ پھر یہ اپنی شکایت کس کو سنا رہا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اسکے علم میں تو نہیں۔ کہ یہاں کوئی دوسرا موجود ہے۔ لیکن

فطرت کے علم میں

یہ بات ہے۔ فطرت انسانی سوچتی ہے۔ کہ اگر دریا سے لوگ مچھلیاں نکال سکتے ہیں سمندروں سے موتی نکال سکتے ہیں۔ تو میں اس جنگل میں اپنا ہمدرد تلاش کر دوں۔ تو اس میں کیا حرج ہے دریا میں مچھلی کسی کو نظر نہیں آتی۔ ماہی گیر جال ڈالتا ہے۔ اور اس میں مچھلی آکر پھنس جاتی ہے سمندر میں موتی کسی کو نظر نہیں آتا۔ پھر بھی لوگ اس کی خاطر سمندروں میں غوطے لگاتے ہیں۔ یہی حال کانوں کا ہے۔ سونا جواہر ہر جگہ نہیں پائے جاتے۔ ہزاروں گز جگہ کھودی جاتی ہے۔ پھر کہیں کوئی ڈلی سونے کی ملتی ہے۔ یا کوئی ہیرا ملتا ہے۔

غرض انسان جب دیکھتا ہے کہ لوگ اپنی اغراض کی خاطر ایسے ایسے کام کرتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں بھی

کیوں نہ شور مچاؤں

ممکن ہے کوئی آدمی قریب ہی جا رہا ہو۔ اور اسے میری آواز پہنچ جائے۔ یا ارد گرد کوئی قصبہ یا گاؤں ہو جس کا مجھے پتہ نہ ہو ممکن ہے کہ وہاں سے بعض لوگ میری مدد کو آ جائیں۔ اور اگر وہ بے دین ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر اسے یقین نہیں۔ تو وہ خیال کرتا ہے کہ گو میرے نزدیک تو خدا نہیں۔ لیکن اگر خدا ہوا تو ممکن ہے کہ وہ میری مدد کو آ جائے۔ یا اگر وہ دیندار ہے تو وہ سمجھے گا۔ کہ اگر میری آواز سن کر لوگ نہیں آتے۔ تو شاید خدا تعالےٰ میری التجا سن لے۔

غرض

امکانات کے مختلف پہلو

ہیں۔ پہلا پہلو یہ ہے کہ شاید قریب ہی کوئی اور شخص بھی ہو۔ جو میری آواز کو سن لے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ شاید قریب ہی کوئی گاؤں یا قصبہ ہو جس کا مجھے علم نہ ہو۔ شاید وہاں میری آواز پہنچ جائے۔ اور لوگ میری مدد کو آ جائیں۔ تیسرا پہلو یہ ہے۔ کہ میں خدا کو تو نہیں مانتا۔ لیکن اگر خدا ہوا۔ تو وہ میری بات سنے گا۔ چوتھا پہلو یہ ہے کہ خدا موجود ہے۔ اور وہ لوگوں کی پکار سنتا ہے۔ شاید وہ میری پکار بھی سن لے۔

غرض انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ شور مچاتا ہے۔ اور بغیر سمجھے اور

غور و فکر

کئے شور مچاتا ہے۔ ادھر اسے تھپڑ پڑا۔ اور ادھر اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ تھپڑ اور اس کے شور کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ اگر بغیر سمجھے اور بغیر سوچے انسان اتنا شور مچا دیتا ہے۔ تو جس قوم کے سامنے زندہ خدا کو پیش کیا گیا ہو۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کی قدرت نصرت۔ اور اس کی تائید کے کرشمے دیکھے ہوں یا اگر انہوں نے خود نہیں دیکھے۔ تو خدا تعالےٰ کی قدرت اور

نصرت و تائید کے مظاہر

دیکھنے والے اور ان کا تجربہ رکھنے والے لوگ ان میں موجود ہیں۔ تو اس قوم کا کوئی فرد اگر مار کھاتا ہے۔ اور پھر چیختا نہیں۔ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور کراہتا نہیں۔ تو وہ یقیناً بیوقوف ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ اس کے قریب کوئی اور شخص موجود ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اس کے پاس کوئی قصبہ یا گاؤں موجود ہے۔ پھر بھی وہ آواز بلند کرتا ہے کہ شاید ایسا ہو۔ جس شخص کو

خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین

نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ مصیبت کے وقت شور مچاتا ہے۔ کہ شاید خدا ہو اور وہ میری بات سن لے۔ یا اگر اسے خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین تو ہے۔ لیکن اس نے خود اس کی قدرتوں کا تجربہ نہیں کیا

تو وہ سمجھتا ہے

کہ شاید خدا اس کی بات سن لے۔ ان چار شایدوں کے ساتھ وہ شور مچاتا ہے۔ اور پھر اس کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ وہ سوچتا نہیں۔ وہ غور نہیں کرتا۔ لیکن

ایک اور انسان ہے

جس کے سارے شاید غائب ہیں۔ اس کے سامنے یہ سوال نہیں کہ شاید اس کے پاس کوئی شخص اور بھی ہو۔ جو اس کی آواز سن لے۔ اس کے سامنے یہ سوال نہیں کہ شاید قریب ہی کوئی گاؤں یا قصبہ ہو۔ جس کا اسے علم نہ ہو۔ شاید اس کے رہنے والے اس کی آواز سن لیں۔ اس کے سامنے یہ سوال نہیں۔ کہ خدا ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ پھر اس کے سامنے یہ سوال بھی نہیں کہ

خدا تعالےٰ موجود تو ہے

لیکن اس کی قدرتوں کا مجھے علم نہیں۔ وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ موجود ہے۔ اور وہ اپنی قدرتیں ہمیشہ دکھاتا رہا ہے۔ اور اس کی نصرت و تائید کے مظاہر اس نے خود بھی دیکھے ہیں۔ پھر

بھی اگر مصیبت کے وقت وہ شور نہیں مچاتا تو اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے۔ ایک شخص جو خدا تعالےٰ کو دیکھتا نہیں وہ تو شور مچاتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص خدا تعالےٰ کو دیکھتا بھی ہے اور پھر بھی شور نہیں مچاتا اللہ تعالےٰ

قرآن کریم میں

کئی چیزیں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کیا فلاں چیز اور یہ چیز برابر ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ کہ کیا بہرے اور گونگے اور سننے اور بولنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا زندہ اور مردہ برابر ہو سکتے ہیں کیا ہدایت یافتہ لوگ اور وہ لوگ جو ہدایت یافتہ نہیں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا جنت کے رہنے والے اور جہنم کے رہنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ جب یہ دونوں چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں۔ تو تمہارے اعمال اور تمہاری عادات و اطوار میں اور دوسرے لوگوں کے اعمال اور ان کی عادات و اطوار میں کچھ نہ کچھ فرق تو ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت نے خدا تعالےٰ کے احسان اور اس کے فضل دیکھے ہیں۔ اور جب اس نے

خدا تعالےٰ کے احسانات

اور اس کے فضلوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو مشکلات کے وقت اس میں یہ احساس تو ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ اور اس سے دعائیں کرنی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی شان ودار الوسار ہے لیکن مصیبت کے وقت جب کوئی شخص فریادی بن کر اس کے پاس جاتا ہے۔ تو اس کے نزدیک اس کی شان ہی اور ہوتی ہے۔ جب وہ شخص جس کا فریادرس کوئی نہیں شور مچاتا ہے تو جس کا فریادرس موجود ہے۔ وہ کیوں شور نہ کرے۔ پس بجائے اس کے کہ دوست مشکلات کے وقت گھبرائیں یا کسی تشویش میں مبتلا ہوں انہیں اسباب کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ ادھر کوئی مصیبت آئی۔ اور ادھر انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ ہم نے کئی ایسے آدمی دیکھے ہیں۔ جن میں دعا کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اور ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اکثر خدا تعالےٰ سے اپنی مطلوبہ چیز لے ہی لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے بچے مر جایا کرتے تھے۔ بعد میں ان کی اولاد چلی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی لڑکی ان سے بیاہی ہوئی تھی۔ جب بھی ان کا بچہ بیمار ہوتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاتیں اور دعا کی درخواست کرتیں۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ بچہ فوت ہو جاتا۔ جب ایک دو دفعہ ایسا ہوا۔ تو آپ نے ان سے فرمایا۔ دیکھو جو چیز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کی مرمت کی جاتی ہے۔ تمہارے بچے بھی مرمت کے لئے خدا تعالےٰ کے پاس جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب بچے فوت ہو جاتے تو وہ کہتیں کوئی بات نہیں۔ وہ مرمت کے لئے خدا تعالےٰ کے پاس گئے ہیں۔ پھر ایسا ہوا۔ کہ ان کی اولاد زندہ رہنی شروع ہوئی۔ بلکہ دوسری بیوی سے بھی اولاد ہوئی۔ اور زندہ رہی۔ اور اب تو شاید مفتی صاحب کی اولاد دو درجن کے قریب ہے۔ اس رنگ میں اگر یقین پیدا ہو جائے تو کوئی تشویش نہیں ہوتی۔ اس قسم کے یقین کی موجودگی میں اگر کوئی مار کھا بھی لے۔ تو محبت والی مار ہوگی۔

بدر کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ کہ اے خدا اگر یہ مختصر سا گروہ ہلاک ہو گیا تو دنیا میں تیری عبادت کون کرے گا۔ اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ پر اعتبار نہیں تھا بلکہ اس رنگ میں دعا کرکے آپ نے خدا تعالےٰ کو غیرت دلائی۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے خدا چاہیئے تو یہ تھا کہ اس مصیبت کے وقت تو میری مدد کے لئے آتا۔ لیکن تو تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اب آپ کا یہ مطلب نہیں تھا کہ خدا تعالےٰ مصیبت کے وقت انہیں واقعہ میں چھوڑ گیا تھا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ آپ جلدی میری مدد کے لئے آئیں۔ اس رنگ میں اگر دعا کی جاتی ہے۔ تو وہ قبولیت دعا پر عدم یقین کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالےٰ کو غیرت دلانے کے لئے ہوتی ہے۔ قرآن کریم سے بھی پتہ لگتا ہے کہ جب اس رنگ میں دعا کی جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کو غیرت آجاتی ہے۔ جب مومن کہتے ہیں

متیٰ نصر اللہ

اے خدا تیری مدد اور نصرت کب آئے گی۔ تو خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ تم مجھے طعنہ دیتے ہو تو سنو میری مدد آپہنچی۔ پس جب بھی مومن خدا تعالےٰ کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔ اور جب بھی مومنوں کے دلوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اے خدا۔ تو نے اچھے وعدے کئے تھے۔ کہ ابھی تک وہ پورے ہی نہیں ہوئے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا۔ کہ دعا کرنے والے کو ان وعدوں پر یقین نہیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ ہم نے جو امیدیں رکھی تھیں۔ ان کے مطابق وہ وعدے اب تک پورے نہیں ہوئے اس پر خدا تعالےٰ کو غیرت آجاتی ہے۔ اور وہ فوراً مدد کو آجاتا ہے۔ پس مومن کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ اور اس کے فضلوں کی امید رکھنی چاہیئے۔ جس شخص کو خدا تعالےٰ کے فضلوں کی امید ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی قانون نہیں کہ اسے اس امید سے روکا جاسکے گو

آجکل یہ کیفیت ہے

کہ اگر ہم کہیں کہ خدا تعالےٰ کی نصرت آئے گی۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس سے تم دوسروں کو اشتعال دلاتے ہو۔ حالانکہ یہ ایسی چیز ہے۔ جو کسی سے چھڑوائی نہیں جاسکتی۔ خدا تعالےٰ کے متعلق جو بات ہے وہ تو بندے نے کہنی ہی ہے کئی باتیں ایسی ہیں۔ جن کے کہنے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اگر کوئی کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ اس کی تائید اور نصرت مجھے ملے گی تو اسے اسباب کے کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے متعلق کوئی بات کہنے سے حکومت بھی ہمیں روکے۔ تو اس کی اطاعت فرض نہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ اگر وہ میرے خلاف کوئی بات کہیں۔ تو ان کی بات مت مانو۔ انسان کے ساتھ جو والدین کا تعلق ہے۔ وہی تعلق حکومت کا ہے۔ اگر حکومت کہتی ہے۔ کہ تم فلاں جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ تو ہم اس کے حکم کی اطاعت کریں گے۔ اور اس جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر وہ کہتی ہے۔ فلاں کام کرو۔ تو ہم کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ کہے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے متعلق فلاں بات مت کہو۔ تو ہم اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ یہاں

حکومت کے قوانین

ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ بے شک ڈنڈا چلائے۔ لیکن خدا تعالےٰ کہتا ہے تم اس کی اطاعت نہ کرو۔ تم وہی کہو جو میں کہتا ہوں۔ مثلاً اگر تم کہتے ہو کہ خدا تعالےٰ قادر ہے۔ تو بیشک حکومت یہ قانون بنا دے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کو قادر نہ کہو۔ کیونکہ ایسا کہنے سے ان لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو قادر تسلیم نہیں کرتے۔ پھر بھی خدا تعالےٰ کا حکم یہی ہوگا۔ کہ تم اسے قادر کہتے رہو۔ گذشتہ سال میں نے ایک اعلان میں کہا تھا کہ

خدا تعالےٰ ہماری مدد اور نصرت کو آ رہا ہے

وہ چلا آرہا ہے وہ دوڑتا آرہا ہے۔ اس پر حکومت نے مجھے نوٹس دیا۔ کہ تم نے ایسا کیوں کہا۔ اس سے دوسرے لوگوں کو اشتعال آیا ہے ہاں نوٹس دینے والے افسر نے اتنی اصلاح کر لی۔ کہ اس نے کہا۔ تم احرار کے متعلق کوئی ذکر نہ کرو۔ اگر وہ مجھے یہ حکم دیتے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مدد کو آ رہا ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ وہ مدد کو نہیں آتا۔ تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس بات کو تسلیم کر لینے پر آمادہ نہ کر سکتی۔ اسلئے کہ وہ اس طرح کا حکم دے کر قرآن کریم پر حکومت کرنا چاہتے۔ اور یہ ایسا حکم تھا۔ جس کا ماننا جائز نہ ہوتا اگر کوئی حکومت یہ کہے کہ تم خدا تعالےٰ کو ایک نہ سمجھو۔ تو ہم کہیں گے۔ عقائد کے بارہ میں تمہاری حکومت نہیں چلتی۔ تمہاری حکومت ایسے امور میں چلے گی۔ جو دنیوی ہوں۔ مثلاً کسی کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ تم لوگوں کو جوتے مارو۔ تو حکومت اس پر ایکشن لے سکتی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے نہیں کہ وہ ایسا عقیدہ کیوں رکھتا ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ وہ اس عقیدہ کو عملی جامہ کیوں پہناتا ہے

حکومت اعمال پر کنٹرول کر سکتی ہے

عقائد پر نہیں۔ قرآن کریم میں بہت زیادہ زور ماں باپ کی اطاعت پر دیا گیا ہے۔ لیکن جب عقیدہ کے بارے میں ان کی بات بھی نہ ماننے کا حکم ہے۔ تو اور کسی کی بات کیوں مانی جائے۔ پس جو چیزیں خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض کی گئی ہیں۔ انہیں پورا کرو۔ جب انسان ایسے امور میں دخل دے۔ جن میں اسے دخل نہیں دینا چاہیئے۔ تو اس کی اطاعت مت کرو۔ لیکن اگر کوئی حکومت یا فرد اپنے غرور میں آکر یہ کہے۔ کہ میں ان میں ضرور دخل دوں گا۔ تو پھر جیسے کہا جاتا ہے۔ کہ ملاں کی دوڑ مسیت تک۔ تو مومن خدا تعالےٰ کے پاس چلا جاتا ہے۔ اور مسجد کسی ملاں کو بچائے یا نہ بچائے خدا تعالےٰ اپنے مومن بندہ کو ضرور بچا لیتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جو نہایت واضح ہے پس

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ یہ یقین رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے بچائیگا چاہیئے۔ کوئی اسے پھانسی پر ہی چڑھا دے وہ پھانسی پر بھی یہ یقین رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے بچائے گا۔ جب تک کوئی شخص اس قسم کا یقین نہیں رکھتا۔ اس کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا

دعائے مغفرت

میرے والد سند علی شاہ صاحب دو سال سانس کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد ۲۹؍ کی شام کو وفات پا گئے۔ مرحوم صحابی تھے عمر غالباً ۷۵ سال تھی بزرگان سلسلہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں (سکینہ خاتون اہلیہ شیخ ابراہیم علی کراچی دفتر اخبار الحکم)

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد میں آنے اور جانے کی دعائیں

عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللّٰھم انی اسئلک من فضلک۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ ابو حمید ساعدی کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو۔ تو وہ آپ پر سلام بھیجے۔ پھر کہے اے خدا میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے۔ تو کہے اے خدا میں تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔

سندھ کی زمینوں کے لئے اچھے کارکنوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں کے لئے تین چار اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ خاندان سے ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے خوب واقف ہوں۔ نیز اچھی تعلیم والے ہوں۔ لمبے قد کے اور چوڑے بدن کے مضبوط نوجوان جو رات دن محنت کا کام کر سکتے ہوں۔ اس کام کے اہل ہوں گے بعض مشینوں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ سپاہیانہ مزاج کے ہوں۔ بی۔اے سیکنڈ کلاس کو اگر دوسری باتوں میں اچھا ہو۔ ترجیح دی جائے گی۔ مگر بعض کاموں کے لئے میٹرک فرسٹ کلاس یا الیف۔اے سیکنڈ کلاس بھی کام دے سکتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ امیدوار کی "قابلیت کے مطابق" انفرادی طور پر کیا جائے گا۔ انتخاب کی صورت میں فوری طور پر کام پر لگنا ہوگا۔ دیرائیویٹ سیکرٹری معرفت ایسٹرن سروس لمیٹڈ ۱۰۱ بندر روڈ کراچی

۱۹۳۴ء کے سابقون الاولون

فرمایا "جو لوگ اس جہاد میں پہلے شریک ہوئے۔ (یعنی ۱۹۳۴ء میں) وہ سابقون الاولون کا خطاب پائیں گے۔ کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے دین کے جھنڈے کو بلند کیا۔ پس جو لوگ ابتداء میں اس جہاد میں شریک ہوئے۔ وہ بحیثیت "جماعت سابقون الاولون" قرار پائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء)

ان "سابقون الاولون" کی انیس سالہ فہرست مع ان کی انیس سالہ اشاعت اسلام میں مدد کے بن رہی ہے۔ اور جن کے انیس سال پورے ادا ہیں۔ ان کے نام فہرست میں درج ہو رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے نام کے اندراج کا پتہ کرلیں۔ اگر بقایا ہو۔ تو وہ جلد ادا کریں۔ تا نام فہرست سے رہ نہ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار عام طور پر علیل رہتا ہے۔ اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ عاجز ایم عبد الغفور احمدی مدرس رحیم یار خاں (۲) خاکسار کے والد مکرم مولوی عطا محمدؐ صاحب تاحال بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خلیل احمدؐ ابن مولوی عطا محمدؐ صاحب ربوہ۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز منصور احمدؐ لب رعشہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار احمدؐ حسین کاتب از لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

برا نمونہ بن کر لوگوں کو سعادت کی راہ سے محروم نہ رکھو

"اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے۔ اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا۔ اور اس کے خلاف کرتا ہے۔ تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔ بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ۔ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں۔ خالی واپس نہیں ہوتے۔" (ملفوظات)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا ذکر خیر

صاحبزادہ میاں عبد الحی صاحب کو وصیت

ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ قرآن کریم کا درس دے رہے تھے۔ حضور کے لڑکے میاں (عبد الحی صاحب بھی حضور کے پاس بیٹھے تھے۔ جب آپ سورۃ الذاریات کے تیسرے رکوع کی اس آیت ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین پر پہنچے۔ تو حضور کی آواز بھرا گئی۔ آپ نے مولوی عبد الحی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "ہم تو اب جاتے ہیں۔ میری وفات کے بعد اگر تمہیں کبھی مالی تنگی آئے۔ تو تم خدا تعالیٰ کو میرا واسطہ دے کر دعا کرنا کہ اے نور الدین کے خدا جس طرح تو نور الدین کی ضروریات پوری کرتا تھا۔ میری ضرورت کو بھی پورا کر۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں کبھی تنگ نہیں رکھے گا۔ اور تمہاری ضرورت کو ضرور پورا کرے گا۔" عبد الوہاب عمر دوا خانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

ولادت

(۱) میرے ہاں اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۶/۲۰ ۵۵ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ احمدؐ حسین ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل۔ (۲) ۱۵/۱۴ کی درمیانی شب کو اللہ تعالےٰ نے عزیزی نور علی صاحب ابن حکیم یوسف علی صاحب مالک مفرح حیاتؐ دوا خانہ فلیمنگ روڈ لاہور کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین اور لمبی عمر والا کرے۔ محمدؐ صدیق از لاہور (۳) میرے بھائی عبد الحمید صاحب عباسی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا کرے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (۴) مولوی محمدؐ ابو الوفا صاحب واقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶/۱۱ ۵۵ء بروز جمعۃ المبارک پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل رئیس التبلیغ مالابار کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سچا خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ کمال الدین احمدؐ از پینگاڈی مالابار۔ (۵) مورخہ ۵/۵ ۵۵ء کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ محمدؐ شفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکنہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ۔

علماء نے صاف طور پر کہا کہ انہیں اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کہ اُن کے نظریہ کی وجہ سے دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر کیا گذرے گی

اگر مرکز کی روش بے راہروی کی تھی تو کیا صوبائی قیادت کو اپنی ذمہ داری کا مضبوط تر مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(گزشتہ سے پیوستہ)

فی الحقیقت اگر مولانا ابو الحسنات کی شہادت پر اعتبار کیا جائے۔ تو خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ ہم نے دوبارہ ان سے پوچھا کہ حکومت نے ان تین مطالبات کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے ہم سے سوال کیا۔ کہ کیا ہم نے وہ سرکاری اعلان دیکھا ہے۔ جو مرکزی حکومت نے اس مضمون کا جاری کیا تھا۔ کہ سرکاری افسر اور وزراء مذہبی اور فرقہ وارانہ پراپیگنڈا میں حصہ نہیں لیں گے۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم نے یہ اعلان اور اس پر چوہدری ظفر اللہ خان کے تاثرات دیکھے ہیں۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کہ حکومت نے جو کارروائی کی ہے۔ یعنی سرکاری اعلان کی اشاعت اس سے انہیں مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ ہم نے انہیں بتایا۔ کہ اس اعلان کا ان مطالبات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو انہیں پیش کئے گئے ہیں۔"

چار یا پانچ ماہ بعد مولانا ابو الحسنات دوبارہ ان سے ملے۔ اس بار وہ مولانا اختر علی خان اور چند دوسرے لوگوں کی معیت میں ملے۔ یہ دسمبر ۱۹۵۲ء کا واقعہ ہے۔ کیونکہ بعد میں جنوری میں اجلاس ہوا۔ خواجہ ناظم الدین نے وفد کو بتایا۔ کہ انہوں نے اس سوال پر غور کیا ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ان کے لئے مطالبات منظور کرنا مشکل ہے۔ جنوری میں انہوں نے بتایا کہ اگر انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان کو کابینہ سے الگ کیا۔ تو پاکستان کو امریکہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں ملے گا۔ جب انہوں نے یہ سنا۔ تو انہوں نے دوسرے دو مطالبات کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

مولانا عبد الحامد بدایونی مرکزی مجلس عمل کے پانچ دیگر ارکان کے ساتھ ۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو یا اس کے بعد ملے۔ مگر ان کی شہادت بہت مؤثر نہیں ہے۔ اگرچہ اس سے صاف نتائج مرتب کئے جا سکتے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق چوہدری ظفر اللہ خان کو ان کے عہدے سے ہٹانے سے معذوری ظاہر کی۔ کیونکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری تنازع اور متفرق صورت حالات کے بارے میں ان کی اہمیت بہت زیادہ تھی جہاں تک بنیادی سوال کا تعلق ہے [illegible] پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس سوال پر کہ جب وزیر اعظم ان کے بنیادی سوال پر غور کرنے کے لئے تیار تھے۔ تو کونسل نے راست اقدام کی تحریک کیوں شروع کی۔ مولانا نے جواب دیا۔ کہ دوسرے دو مطالبات کے بارے میں جواب تسلی بخش نہیں تھا۔ پچھلے چھ یا سات موقعوں پر وزیر اعظم نے مطالبات پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر ہمیں انتظار کے لئے کہا تھا۔ ان کا اپنا خیال یہ تھا۔ کہ دوسرے امور کے علاوہ وہ ان مطالبات کو منظور کرنے کے لئے رضامند نہیں تھے۔

خواجہ ناظم الدین خود یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ انہوں نے کسی وقت بھی واضح الفاظ میں علماء کو یہ بتایا۔ کہ وہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ علماء سے تصادم کو روکنا چاہتے تھے کسی نے ان سے یہ نہیں پوچھا۔ کہ تصادم سے ان کی مراد کیا ہے۔

مگر میرے خیال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ایک آدمی کو یہ بتائیں۔ کہ آپ اس کے مطالبات منظور نہیں کر رہے ہیں۔ تو اس سے اس کی بہ نسبت کہ آپ اس کے نقطہ نگاہ سے ہمدردی کا اظہار کریں۔ لیکن ساتھ ہی اس بات پر افسوس بھی ظاہر کر دیں۔ کہ آپ کے لئے ایسے ممنون کرنا ممکن نہیں۔ یا آپ کو متعدد مشکلات کا سامنا ہے۔ تو اس میں اپنے مشن کے بارے میں زیادہ جوش و خروش پیدا ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں آپ اس معاملے پر ہمیشہ مزید غور کرنے پر تیار ہوں گے۔ لیکن اگر اس خیر سگالی کے پیش نظر جس کے آئینہ دار ایک صحیح عوامی شخصیت کے بیانات ہوتے ہیں کسی شخص کو کوئی خوش فہمی ہو جاتی ہے۔ تو اسے ایک عقلمند شخص کی خوش فہمی نہیں کہا جا سکتا۔

اپنے بیان میں ایک اور مرحلہ پر مسٹر دولتانہ نے بتایا۔ کہ مرکز بے راہ روی (DRIFT) کی پالیسی پر عمل پیرا تھا۔ اس سے کسی ارادے کا نہیں بلکہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے فقدان کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن مرکز اپنے دائرہ میں بے راہ روی کی روش ظاہر کر رہا ہو۔ تو کیا اس سے صوبائی قیادت کو اپنی ذمہ داری کا اس سے مضبوط تر احساس کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس بے راہ روی سے بچائے۔ ہمارے پیش نظر ایسی غیر معمولی قسم کی قیادت نہیں جو ہنگامی حالات میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ ہم تو عام آدمیوں کی صلاحیت و استعداد پر غور کر رہے ہیں۔ جو عقل و فراست اور محنت سے کام لے کر ایک لنگڑے گدھے کو بھی منزل مقصود پر پہنچا سکتے ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے اس کا جواب دیا۔ کہ وہ اپنی حکومت کو بے راہ روی سے محفوظ رکھنے کی کوئی اور بہتر صورت اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اگست ۱۹۵۲ء کی کراچی کانفرنس اور اس کے بعد یہ بات پوری طرح واضح کر دی گئی تھی۔ کہ جب تک مطالبات اور تقاریر قانون کی حدود میں رہیں۔ ان کی ممانعت نہیں کی جائے گی۔ آخری لمحہ تک بھی انہیں یہ یقین نہیں تھا۔ کہ وزیر اعظم ان مطالبات کو منظور نہیں کریں گے۔ علماء سے گفت و شنید کا یہ مقصد معلوم ہوتا تھا۔ کہ رہنماؤں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ ان مطالبات پر فوری مقصد کی حیثیت سے زور نہ دیں۔ اگر مسٹر دولتانہ نے وزیر اعظم کے رویہ سے یہ تاثر قبول کیا۔ تو یہ بدقسمتی کی بات ہے۔ لیکن متعلقہ فریق یعنی علماء نے اس سے نہ صرف بالکل مختلف تاثر لیا تھا۔ بلکہ انہوں نے یہ بات متعلقہ شخص کے منہ سے براہ راست سنی تھی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ علماء کو بات مان لینے پر رضامند کرنے کی گفت و شنید کا صرف ایک ہی مقصد ہو سکتا تھا۔ بجائے اس کے انہیں دو ٹوک جواب سے ناراض کر دیا جائے۔

مزید برآں گو یہ درست ہے۔ کہ وزیر اعظم آزادی اظہار بالخصوص مذہبی فکر کے اظہار کی آزادی کے حامی تھے۔ لیکن ان کا بیان یہ ہے۔ کہ تقاریر میں قانون کی حدود کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ تاہم ان پر پابندی عائد نہیں کی جاتی تھی مناسب مقام پر بات بخوبی معلوم ہو جائے گی یہ بیان بلاوجہ نہیں ہے۔

اب جب کہ مرکز کے خلاف مسٹر دولتانہ کی شکایات کے جواب میں ہر بات کہی جا چکی ہے۔ لیکن خواجہ ناظم الدین کو علماء سے براہ راست تصادم سے جو شدید خطرہ لاحق تھا۔ اس کو محسوس کرنا بہت مشکل ہے۔

اس معاملے میں یہ محض ایک تاثر ہی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات براہ راست متعلقہ شخص سے سنی نتیجتہً ایک سخت جواب کے ذریعہ علماء کو ناراض کرنے کی بہ نسبت انہیں مطالبات ترک کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے بات چیت کا صرف ایک مقصد ہو سکتا تھا۔ علاوہ ازیں اگرچہ یہ صحیح ہے کہ وزیر اعظم نے آزادی رائے بالخصوص مذہبی خیالات کے اظہار کی آزادی کی حمایت کی۔ ان کی دلیل یہ ہے۔ کہ تقریریں قانونی حدود کے اندر نہیں ہیں بہر حال اُن کی زباں بندی نہیں کی گئی وقت آنے پر واضح ہو گا۔ کہ یہ دلیل بے وجہ نہیں ہے

یہ دلیل کہ وزیر اعظم کا علماء کے ساتھ تصادم سے بچنے کا فیصلہ صوبائی وزراء میں کسی کارروائی نہ کرنے پر منتج ہوا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ علماء شورش پسند اور گالیاں دینے والوں کا ایک گروہ ہے۔ جو تشدد کا پرچار کرتے تھے۔ شاید وہ متعصب کہلانا ناپسند نہیں کریں گے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی ہمارے سامنے یہ اعتراف کرنے پر آمادہ نہیں ہوا کہ اس نے تشدد کی مذمت نہیں کی سوائے مولانا میکش جنہوں نے علماء کا نقطہ نگاہ حیرت انگیز طور پر پیش کیا احمدیوں کے خلاف اپنے متعصبانہ جوش و خروش کے بارے میں چھوٹے چھوٹے لیڈروں کی دشنام طرازی کی مذمت کی۔

یہ تقریریں جیسا کہ معلوم ہو گا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولوی محمد علی جالندھری۔ سید مظفر علی شمسی ماسٹر تاج الدین اور چند دیگر حضرات نے کیں۔ ہمیں مولانا اختر علی خان کو نہیں بھولنا چاہیئے مگر ان حضرات نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ وہ مذہب کی گہرائیوں سے آگاہ ہیں۔ یا علماء کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے جب یہ سوال کیا گیا۔ کہ وہ کس قسم کی حکومت چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس کا جواب دینا علماء کا کام ہے۔ یعنی وہ کسی مذہبی تعلیم کے بغیر ہی امیر شریعت ہیں۔

زوجام عشق - مردانہ طاقت کی خاص دواء۔ قیمت کورس ایک ماہ ۱۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

مگر کسے کے خلاف سرکاری تحقیقات کی شکایت کے جواب میں سب کچھ کہہ چکنے کے بعد اس خدشہ کی شدت کو سمجھنا مشکل ہے۔ جو خواجہ ناظم الدین کو علماء کے ساتھ تصادم کے سلسلے میں درپیش تھا۔ کوئی فیصلہ اگر مطالبات کے منوانے میں کیا جاتا۔ تو بہت زیادہ مسلمان مارے جاتے کیونکہ وہ دیانتداری کے ساتھ اپنی جان یہ سمجھ کر دیتے۔ کہ وہ شہادت کی راہ پر گامزن ہیں۔

اگر خون ریزی ہوئی ہے تو میں کہتا ہوں کہ خدا کے سامنے میں قصوروار نہیں ہوں گا۔ لیکن اگر میں پہل کر کے ملک کو مذہبی جنگ میں دھکیل دیتا۔ تو مجھے یقین ہے کہ میری اب بھی مذمت کی جاتی اور بعد میں بھی۔ اگر لڑائی امن وامان کے سوال کی بجائے جس قبیح کی بناء پر ہوتی تو صورت حال دس گنا زیادہ خراب ہوتی۔ اور یہ امر انتہائی مشکوک ہے کہ ہم بالآخر کامیاب ہوتے۔ ہم پورے احترام کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نقطہ نگاہ اپنے خلوص کے باوجود جاذبات سے متاثر ہے۔

احمدیوں اور سرکاری اہلکاروں کے علاوہ بدامنی کا شکار دو قسم کے لوگ ہوئے۔ ایک وہ جو شہادت کے متمنی تھے اور دوسرے وہ جو ایسے موقع پر حالات سے فائدہ اٹھا کر مجرمانہ اقدامات کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی امن اور جائز جنگ میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا۔ یہ اعتقاد کہ میں ہر حال میں ایک نیک مقصد کے لئے جنگ کرتا ہوں ایک مجاہد ہی اسے بتا سکتا ہے۔ ایک غنڈہ پیغمبر اسلام کی عزت اور بائیسکل کی ایک جوڑ ٹیوبوں میں تمیز نہیں کر سکتا۔ جس کے لئے وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ اس کے لئے ایک مجاہد ہی کی ضرورت ہے کہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کا اعلان کرے

۲۷ فروری کی صبح کو لاہور میں یہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ علماء کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا کہ انہوں نے وزیراعظم کے گھر پر پکٹنگ کا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے سمجھا کہ گرفتاریاں مطالبات نامنظور کرنے کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خان عبدالقیوم خان نے صوبہ سرحد اور قبائل کے متعلق کچھ بتایا اور خواجہ ناظم دین کو یہ خیال ہو گیا کہ اگر مطالبات نامنظور کر دیئے گئے۔ تو جہاد شروع ہو جائے گا۔ اچھا اب دیکھئے کہ مطالبات ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو مسترد کئے جا چکے ہیں۔ اور قبائل کو یہ بھی پتہ نہیں کہ لاہور میں مطالبات کے استرداد سے بڑے شہروں میں مجرمانہ بغاوت ہو چکی ہے

تصحیح

الفضل ۳ جون میں مکرم ملک بشیر احمد صاحب سرداری صاحبان ٹمبر مرچنٹ جیکب آباد کی طرف سے ایک عدد دیگ کی رقم لنگر خانہ کے لئے مرحمت فرمانے کا اعلان ہوا تھا۔ لیکن اس میں رقم غلط شائع ہو گئی ہے۔ صاحب موصوف نے ۵/- روپے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے فی تولہ دو روپے

حب جواہر مہرہ

مقوی دل، مقوی دماغ، سونا چاندی مشک اور قیمتی جواہرات کا مرکب۔

قیمت فی ماشہ چار روپیہ فی تولہ ۳۲ روپے

اکسیر اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے مر جاتے ہوں۔ قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے

طاقت کی گولی ناطاقتی پٹھوں کی کمزوری کو دور کر کے صاحب اولاد بناتی ہے

قیمت فی شیشی پانچ روپے ۵/-

شفاخانہ رفیق حیات جسٹرڈ نسبت روڈ ٹاؤن ہال سیالکوٹ

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو بجلی و بیٹری

بمعہ گارنٹی

خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن مال روڈ لاہور

ربوہ میں مکان بنوانے والوں کیلئے

خاص رعایت

اجرت ملکہ لگوائی کا ریٹ پچاس فٹ تک صرف دس روپے کر دیا گیا ہے۔ چونکہ رعایت عارضی ہو گی۔ جو صرف پچاس ملکوں تک محدود ہے۔ اسلئے ضرورت مند احباب موقع سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

دوکان علی گوہر اینڈ سنز قادیان والے

پروپرائیٹر:۔ احمد علی ربوہ ضلع جھنگ

۱۰۵/۴/- ماہوار بیچکر ایک سو پانچ روپے ماہوار

ادھار ادویات

حاصل کریں

پراسپکٹس کے لئے ٹکٹ بھیجیں۔

ہکٹرین فارمیسی (رجسٹرڈ) (A) نند نگار سنیما لاہور

فاؤنٹین پین مرمت کی آخری امیدگاہ

فاؤنٹین پین ورکشاپ نیلا گنبد لاہور

ہمارے ہاں

ہر قسم کے فاؤنٹین پین مل سکتے ہیں

نیز اردو انگریزی میں ربڑ کی مہریں

عمدہ میٹیریل سے تیار کی جاتی ہیں

اصلی مٹھائی فی پیکٹ ایک آنہ

شادی بیاہ میں تقسیم یا دوکانداری کیلئے آٹھ درجن پیکٹ کا بنڈل صرف چار روپے آٹھ آنہ ۴/۸ میں حاصل کریں۔ محصولڈاک ایک روپیہ علاوہ۔ اپنے آرڈر کے ہمراہ رقم منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر کے ذریعہ ادا کریں۔ پیک شدہ ڈکا کرم من آرٹ زندگی بیگم باغ رنگ پور پاکستان

سیلونی حلوا ایک دفعہ منگوا کر آزمائیں۔ چار روپیہ سیر ۴/-

پروپرائیٹر۔ ایس جلال الدین سیلونی

سیلون ریسٹورنٹ ربوہ

حب جند ان بیش بہا قیمتی اجزاء کا مرکب ہے۔ جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے بڑے بڑے ڈاکٹر، لیڈر، طبیب، وکیل اور بزرگ ہستیاں اس کی شاہد ہیں۔ اس کا استعمال اعصاب دماغ۔ کمزوری قلب۔ مالیخولیا اور عورتوں کو ہسٹیریا۔ لقوہ۔ جیسی موذی مرض سے نجات دلا کر جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپ کو ہمیشہ کے لئے مفید پڑیگا

قیمت مکمل کورس ۲۵/- روپے۔

حب اسگند:۔ یہ دوا بھی حب جند والے فوائد رکھتی ہے۔ غرباء کے لئے ارزاں نسخہ ہے

قیمت ۴/- روپے

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

سندات غلط ثابت کرنیوالے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم رجسٹرڈ

خالص ممیرا اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب شدہ سائنٹفک طریق پر سال بھر میں ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے گذشتہ تین برس سے بڑے بڑے ڈاکٹروں نامور حکیموں، پروفیسروں، افسروں۔ پیشہ وروں، طالبعلموں اور بیگمات کی ازحد اپنے سرمہ اتاثیر اور اکسیر ہونے کی شاندار سندات حاصل کر چکا ہے۔ ککرے خواہ کس قدر پرانے ہوں۔ جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ آنکھوں کی اندرونی بیرونی سرخی کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔ جو مریض لیمپ کی روشنی میں نہ دیکھ سکتے تھے۔ چند یوم کے استعمال سے اپنا مطالعہ شروع کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ بعض نے اسکو معجزہ قرار دیا۔ باوجود زود اثر ہونے کے بالکل بے ضرر ہے۔ شیر خوار بچوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ در معلوم کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف ۵ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ مرزا حاکم بیگ موجد "تریاق چشم" گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب

حال "حویلی منصف" چنیوٹ ضلع جھنگ

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات

معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

علی گڈھ کے مسلمان گرفتار شدگان میں سے ۴۲ مسلمانوں کو رہا کر دیا گیا

دہلی ۲۲ جون:- علی گڈھ کے حالیہ فسادات میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے آج ۴۲ مسلمانوں کو رہا کر دیا گیا۔ فسادات کے سلسلہ میں کل گرفتار شدگان کی تعداد ۹۰ ہے جس میں ۷۴ مسلمان اور ۱۶ غیر مسلم شامل ہیں۔ مسلمان گرفتار شدگان میں سے آج ۴۲ کو رہا کر دیا گیا۔ جن مسلمانوں کو رہا کر دیا گیا ہے وہ بے قصور تھے۔ باقی مسلمانوں کی ضمانتوں کی درخواستیں اب دی جائیں گی۔ یہ درخواستیں اب تک اس وجہ سے نہیں دی گئیں۔ کہ ضلع کلکٹر نے بے قصور مسلمانوں کی رہائی کے لئے یقین دلایا تھا۔

مقامی کا مزید سینتیس ۳۷ سو ایکڑ رقبہ زیر کاشت لایا جا رہا ہے

ملتان ۲۲ جون:- ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے ملتان سے خبر دی ہے کہ حکومت پنجاب تھل کے علاقہ میں مزید سینتیس ۳۷ سو ایکڑ زمین کو زیر کاشت لا رہی ہے۔ آئندہ سال فصل ربیع سے بیس اور پچیس ایکڑ کے قطعات لوگوں کو پٹہ پر دیئے جائیں گے۔

بحر اوقیانوس کو ۴ گھنٹے میں عبور کرنے والا جہاز

بون ۲۲ جون:- ایک جرمن انجینئر ولہلم فریچر نے جیٹ کے ذریعہ چلنے والے ایک جہاز کی تعمیر کا پلان مکمل کر لیا۔ جو ایک سو ناٹ (ایک ناٹ برابر ۶۰۸۰ فٹ) فی گھنٹہ کی رفتار سے ۴ گھنٹے تک بحر اوقیانوس کو عبور کر سکے گا۔ جرمن انجینئر فریچر نے اپنے اس جہاز کا نام "سپر وہیل" رکھا ہے۔ جس کی لمبائی ۲۰۰ فٹ چوڑائی ۱۴۴ اور اونچائی ۱۱۰ فٹ ہوگی۔ اس جہاز میں ڈیڑھ ہزار مسافرین اور ۱۰۰ جہاز کا عملہ سفر کر سکے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ جہاز سات ہزار ہارس پاور سے سمندر میں چلے گا۔

بندروں کے خلاف جنگ

دہلی ۲۲ جون:- نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کے حکام اور پریشان کرنے والے بندروں کے درمیان جلد ہی جنگ شروع ہونے والی ہے۔ کمیٹی نے بندروں کو پکڑنے کے لئے ایک کنٹریکٹر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ حال ہی میں بندروں کی وجہ سے سخت تکلیف ہو گئی تھی۔ اور حکام کے پاس روزانہ شکایتیں پہنچ رہی تھیں۔ کنٹریکٹر کی تقرری کے ساتھ کمیٹی نے بندروں کو پکڑنے کے لئے عوام سے ہر ممکن تعاون کی اپیل بھی کی ہے۔

برطانوی سائنس دان دنیا کی سب سے بڑی دوربین بنا رہے ہیں

لندن ۲۲ جون:- ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مانچسٹر یونیورسٹی ایک ایسی ریڈیو دوربین بنا رہی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی دوربین ہوگی۔ یہ دوربین اگلے سال کے اختتام تک مکمل ہو جائیگی۔ توقع ہے۔ کہ اس عظیم دوربین کے ذریعہ سورج چاند اور دوسرے اجرام فلکی کے متعلق پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ واقفیت حاصل ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ ریڈیو اطلاع دہی کو بہتر بنانے میں بھی بہت مدد ملے گی۔

کتابوں کا ۲۰ میل لمبا مجموعہ

لندن ۲۲ جون:- برطانوی قومی عجائب خانہ میں جو حال میں توسیع کی گئی ہے۔ اب اس میں دس لاکھ کتابوں کا اضافہ ہو جائیگا۔ نئی عمارت کی چھ منزلیں اور اس میں جو الماریاں بنائی گئی ہیں۔ اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھا جائے۔ تو ان کی مجموعی تعداد ۲۰ میل ہوگی۔ اس کی تعمیر پر ۲ لاکھ دس ہزار پونڈ لاگت آئی ہے۔

چین کی آبادی ۶۰ کروڑ دس لاکھ ہو گئی

لندن ۲۲ جون:- پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو چین کی آبادی ۶۰ کروڑ ۱۰ لاکھ تھی۔ ریڈیو نے دعویٰ کیا۔ کہ چین کی تاریخ میں پہلی بار مردم شماری ہوئی ہے۔ اور یہ تعداد مصدقہ ہے۔

۱۴ اگست کو ایک ہزار سوشلسٹ پانڈیچری پر چڑھائی کریں گے

ترچناپلی ۲۲ جون:- ایک سیاسی کانفرنس میں ضلع پرجا سوشلسٹ پارٹی کی طرف اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ۱۴ اگست تک ہندوستان کی غیر ملکی بستیوں کو ختم نہ کیا گیا۔ تو ارکاٹ اور تنجور سے ایک ہزار سوشلسٹ رضاکار پانڈیچری پر مارچ کریں گے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ اے رحیم نے

مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۲۲ جون:- کراچی میں مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس آج پھر ہوا۔ جو ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں پبلک سروس کمیشن کے متعلق بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی باقی سفارشات پر غور کیا گیا۔ پارٹی نے صوبوں کے متعلق بھی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات پر غور کیا۔ جنہیں ابھی تک صوبائی خود مختاری حاصل نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پارٹی نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی تجویزوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی

ہندوستان کے مسیحیوں کی درخواست

نئی دہلی ۲۲ جون:- ہندوستانی مسیحیوں اور غیر ملکی مسیحی مشنریوں نے حکومت ہندوستان سے درخواست کی ہے۔ کہ حکومت اور مسیحیوں کے درمیان جو بھی مسئلہ ہو۔ اسے طے کرنے کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنائی جائے۔ حال ہی میں ہندوستان کے اخبارات اور سیاسی لیڈروں نے مسیحی مبلغین پر نکتہ چینی کی تھی کہ وہ حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان مشنریوں نے اس تردید کے علاوہ اس الزام کی تردید بھی کی ہے کہ مسیحی رفاہ عامہ کے کاموں کو لوگوں کو مسیحی بنانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

۳ سے کہا ہے وہ لنیر پر امن طور پر پانڈیچری کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے۔ اس کانفرنس کا افتتاح وزیر محنت مدراس مسٹر وی کے کا لجھن نے کیا تھا۔

تقرر اور تبادلے

لاہور ۲۲ جون:- حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل تقرر اور تبادلے کئے ہیں۔

(۱) مسٹر آئی یو خان سی۔ ایس پی چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کو مسٹر اختر حسین کی سی ایس پی کی جگہ فنانشل کمشنر محکمہ مال اور سیکرٹری محکمہ مالیات حکومت پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر اختر حسین کی خدمات حکومت پاکستان نے حاصل کر لی ہیں۔

(۲) سید فدا حسن کو مسٹر آئی۔ یو خان کی جگہ حکومت پنجاب کا چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ سید فدا حسن آج کل انگلستان میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے منیجر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

(۳) میجر ابن حسن سی۔ ایس۔ پی کمشنر ملتان ڈویژن کو مسٹر ایم۔ زیڈ خان سی۔ ایس۔ پی کی جگہ کمشنر ترقیات اور سیکرٹری محکمہ ترقیات حکومت پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ایم۔ زیڈ خان ملتان ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ سید فدا حسن کی انگلستان سے واپسی تک میجر ابن حسن کمشنر ترقیات کے فرائض کے علاوہ چیف سیکرٹری کے فرائض بھی سر انجام دیں گے۔

میجر ابن حسن کی لاہور میں آمد تک مسٹر آئی۔ یو خان ہی فنانشل کمشنر ریونیو کے فرائض کے علاوہ چیف سیکرٹری کے فرائض بھی سر انجام دیں گے

(بقیہ صفحہ ۷)

مہرولی سے لاہور میں ذرا حرکت پیدا ہوئی ہے سب اہم بات یہ ہے۔ کہ آپ انہیں کیا بتاتے ہیں۔ سامنے کی کامیابی ہی شخص یہ ہے جو انہیں بتلائے اور ان اخبارات پر سے جو انہیں بتائیں۔ زبان ہی ابتدائی طور پر گالی اور دشنام طرازی کا ذریعہ ہے۔ اور جو یہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ جب اپنے قلم کو جنبش دیگا۔ گندگی کے چھینٹے اہل پر پڑیں گے۔ مختصر یہ کہ یہ عوام کو باخبر کرنے

بزم حسن بیان لاہور کا اجلاس

مورخہ یکم جولائی بروز جمعرات بعد نماز مغرب فضل عمر لائبریری جودھامل بلڈنگ میں زیر صدارت محمد اشرف صاحب ناصر بزم حسن بیان کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تمام ممبران سے وقت مقررہ پر تشریف لانے کی درخواست ہے

(جنرل سیکرٹری بزم حسن بیان لاہور)

نور کیمیکل فارمیسی کی شہرہ آفاق ادویات

موتی سرمہ - اکسیر البدن - تریاق اعظم - اکسیر معدہ

دنیا مان گئی ہے۔ کہ نور کیمیکل فارمیسی کی ادویات بڑی محنت اور خالص قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کا فائدہ نمایاں اور دیرپا ہوتا ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ مینشن دی مال لاہور ٹیلیفون